

ارتکاز (attention span) اور مواد کے تحفظ (retention) پر ۵۰۰ سو گنا زیادہ اثر پڑتا ہے۔

رئیس فاطمہ، نامعلوم

رشتے داروں سے پردہ (نومبر ۹۶) پڑھ کر بے انتہاد کھ اور افسوس ہوا۔ مجھے آپ سے ہرگز ایسی توقع نہیں تھی۔ آپ نے نہ صرف ان خاتون کی غلط رہنمائی کی بلکہ شرعی پردے کی دھجیاں بکیر دیں۔ جہاں تک صلہ رحمی کا تعلق ہے وہ چہرے کے پردے کے باوجود کی جاسکتی ہے۔ انھیں تحائف دیے جاسکتے ہیں، کھانے پر بلایا جاسکتا ہے، ان کی بیویوں اور بیٹیوں سے تعلقات بڑھائے جاسکتے ہیں۔ جہاں تک امر بالمعروف کا حکم ہے اور رشتے داروں کو ڈرانے کا حکم ہے تو عورت کے لیے عورتوں کا میدان اور مرد کے لیے مردوں کا میدان ہے۔ کیا آپ واقعی یہ سمجھتے ہیں کہ عورہ کے لیے نامحرم رشتے داروں کو تبلیغ کرنا ضروری ہے۔

پردے کے بارے میں قرآن و حدیث کے احکامات کو ملاؤں کی ایجاد قرار نہیں دیکھیے گا۔ نفس کو جو چیز مرغوب نہ ہو اور اپنے گھروں میں اس کا رواج دینا مشکل نظر آئے، اسے دین میں غلو اور مشکل پیدا کرنا نہ کہیں۔ یقین دیکھیے یہی آسانی ہے، یہی میانہ روی ہے اور یہی شریعت ہے کیونکہ یہی سلف صالحین کا طریقہ ہے۔

آپ کے جواب سے نہ صرف شرعی پردہ کرنے والی خواتین کی دل آزاری ہوئی جو اب تک شوہر، والدین، خاندان والوں اور سسرال والوں کے طعنے اللہ کی خاطر برداشت کرتی رہی ہیں بلکہ جو خواتین اس جدوجہد میں مصروف ہیں کہ کسی طرح اپنے نفس، شوہر، خاندان والوں اور سسرال والوں کو آمادہ کر کے نامحرموں سے پردہ کر سکیں، وہ بھی ڈھیلی پڑ گئی ہوں گی۔

حافظ محمد حسین، تونسہ شریف

رشتے داروں سے چہرہ کا پردہ اور مشترک خاندان اور اسلام ایک نہایت اچھی کوشش ہے۔ آج کل ہر خاندان میں یہی مسائل ہیں۔ اسی طرح کی تحقیق سے بہت سی پریشائیاں ختم ہو سکتی ہیں اور دین کے صحیح تصور کو پیش کیا جاسکتا ہے۔

بیگم نصرت سمیع، جھنگ

گذشتہ چند ماہ سے ترجمان کے مضامین کی ترتیب میں ایک خاص بات خوش آئند پائی، وہ ہے اسلامی معاشرے میں خواتین کے حوالے سے مضامین کی شمولیت۔ کم از کم میں تو شکرگزار ہوں۔ دسمبر کی اشاعت میں اسفار نبویؐ میں امہات کی شمولیت پر ڈاکٹر صدیقی کا مقالہ بے حد خوبصورت تھا۔

سرفراز علی موزا، لاہور

قائد اعظم پبلک لائبریری میں ”ترجمان القرآن“ میں تزکیہ و تربیت کے موضوع پر آپ کا مضمون نظر سے گزرا، نیز کسی بہن کے سوال کے جواب میں آپ کی نگارشات پڑھنے کا موقع ملا۔ ”الدین یصو“ کے نقطہ نظر کو اس